السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے جنوب میں مسجد کی ایک بڑی دوکان ہے، اس کو ایک چمار نے کرائے پر لے کر اس میں جوتوں کی فیکٹری لگا رکھی ہے، اس کے اوپر ایک تیسری منزل ہے اس میں وضوخانہ و غسل خانہ اور مؤذن کا حجرہ ہے، اس کے اوپر ایک تیسری منزل ہے، اس پر ایک مکان بنا ہوا ہے اس میں امام صاحب مع بیوی بچوں کے رہتے ہیں، ایک شخص امام صاحب کے سر ہو رہا ہے کہ آپ بیوی بچوں کو اس میں نہ رکھیں، اس جگہ گھرداری درست نہیں ہے، امام صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مسجد تھوڑی ہے کہ اس پر گھرداری منع ہو، لہٰذا آپ تحریر فرمادیں کہ آپ صاحب کا یہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کی دوکان مسجد کے حکم سے خالی ہے جب چمار دکان کے اندر جوتے بناتا ہے اور اس کے اوپر غسل خانے میں لوگ نجاست دھوتے ہیں، تو اس کے اوپر امام صاحب گھربار رکھ سکتے ہیں، ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی

محمد یونس، مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب رحمة اللہ علیہ، اہل حدیث گزٹ دہلی جلد نمبر ۸، ش نمبر ۲۰

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 09 ص